انفاق کے ثمرات کا مشاہدہ

سمیہ رمضان/ ترجمہ: گل زادہ شیر پاؤ

ہماری ملاقات ایک بنک میں ہوئی۔ یہ ایک مصروف بنک ہے جس میں ہمیشہ ہجوم رہتا ہے۔ میری نگاہوں کو ایک خاتون نے اپنی طرف متوجہ کیا جو ۵۰ سال سے زیادہ عمر کی تھیں۔ ان کے ہونٹ تسبیحات کے ساتھ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے۔ اللہ کے بندوں کی یہ تسبیحات مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔ اس طرح کے لوگوں پر نظر پڑتی ہے تو میری سوچ بہت دُور چلی جاتی ہے۔ اُس بلند مقام کی طرف جہاں اللہ کے فرشتے اس کے عرش کے گرد تسبیحات میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ اس خالق احد کی تسبیحات کرتے رہتے ہیں جو ساری چیزوں کو عدم سے وجود میں لایا۔

میں نے اس خاتون کو دیکھا تو ہمارے درمیان مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا۔ میں چاہ رہی تھی کہ ان سے تعارف ہو اس لیے کہ میں اور وہ دونوں اللہ سے محبت کے رشتے میں شریک تھیں۔ ان خاتون کا کام مکمل ہوا تو وہ سلام کرتے ہوئے چل پڑیں۔ میں نے مخلصانہ دلی دعاؤں سے ان کو الوداع کیا کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ پھر میں اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

● **بھلائی کا زریں موقع:** کافی دیر بعد جب میں اپنا کام ختم کر کے باہر نکلی تو میں نے دیکھا کہ وہ ابھی تک کسی سواری کی تلاش میں ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر ان سے پوچھا کہ ان کو کہاں جانا ہے اور پھر کسی تردد کے بغیر ان کو پیش کش کی کہ میں انھیں گھر چھوڑ آؤں۔ اس لیے کہ جن لوگوں کی زبان پر ہر وقت ذکر و تسبیح ہو، ان کے ساتھ چند لمحات گزارنے کا موقع ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب انھوں نے آمادگی کا اظہار کیا۔

ہماری مہمان کہنے لگیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ ہم پر اپنا فضل کرتا رہتا ہے جس کا ہمیں علم نہیں ہوتا اور شاید احساس بھی نہیں۔ آج اللہ نے مجھے اپنی اس رحمت سے نوازا ہے کہ اس نے

آپ کے دل میں رحم ڈال دیا۔ ایک مرتبہ پہلے بھی میرے ساتھ ایسا ہی ہوا کہ اللہ نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کے دل میں میرے لیے رحم پیدا فرمایا۔ میں نے ان کی طرف تفصیل طلب نگاہوں سے دیکھا تو وہ کہنے لگیں: میں شرم الشیخ میں تھی۔ ہمارا ایک رشتے دار بیمار پڑ گیا۔ میں اور میرے میاں ان کی عیادت کے لیے جا رہے تھے۔ ہم ایک ٹیکسی میں بیٹھے۔ ہسپتال کے قریب پہنچ کر مجھے یاد آیا کہ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ میں نے اپنے میاں سے کہا کہ پہلے کسی قریبی مسجد میں جا کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ میرے میاں کو اس بات کی پریشانی تھی کہ ڈرائیور ہمارا انتظار نہیں کرے گا۔

اب ہم ہسپتال کے قریب پہنچ چکے تھے اور میں نماز پڑھنے پر اصرار کر رہی تھی۔ ڈرائیور نے پوچھا: کیا آپ مسجد میں نماز پڑھنا چاہتی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں ضرور آپ لوگوں کو مسجد لے جاؤں گا، مگر اضافی کرایہ نہیں لوں گا، تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ ثواب میں شریک ہو جاؤں۔ جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے دل میں ارادہ کیا کہ اس کے نیک جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے اس کو زیادہ کرایہ دوں گی۔ لیکن جب ہم نے اس کو اضافی کرایہ دینا چاہا تو اس نے صاف انکار کیا اور میرے میاں سے کہا کہ مجھے ثواب سے محروم نہ کریں۔

● **بھلائی کا بدلہ** : مجھے ڈرائیور کے اس فعل پر رنج ہوا۔ بہرحال نماز پڑھنے کے بعد عطیات کے صندوق پر نظر پڑی۔ میں نے بلا تامل وہ پیسے جو میں نے ڈرائیور کو اضافی طور پر دینے کا ارادہ کیا تھا عطیات کے صندوق میں ڈال دیے۔ اس دوران میں اپنے پروردگار سے، جو بہت پیار کرنے والا ہے، یہ سرگوشی کر رہی تھی: اے میرے پروردگار! اس شخص نے مجھ پر مہربانی کی اور تجھ سے اجر کا طالب ہوا۔ میں جو پیسے اس صندوق میں ڈال رہی ہوں وہ اس نیت سے ڈال رہی ہوں کہ اس نے میرے ساتھ جو انسانی شفقت کی ہے، تیری ذات پاک ہے اور تو جس کو چاہے، کئی کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے، اس رقم کو اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے اور اس پر اپنے فضل کی بارش کر دے۔

اس طرح میں نے وہ رقم ڈرائیور کے لیے صندوق میں ڈال دی۔ پھر ہم مریض کی عیادت کے لیے گئے۔ وہاں بہت سے لوگ مریض کو دیکھنے کے لیے آئے تھے۔ میں نے سب کو یہ واقعہ سنایا۔ ان میں سے ایک خاتون نے میرے ساتھ سرگوشی کی کہ میری والدہ بیمار ہے اور میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ میں اس کے لیے ضروری چیزیں ساتھ لے جاسکوں۔ لیکن اب تم نے بتایا کہ

اللہ تعالیٰ نے ایک ڈرائیور کے لیے تمھارے دل میں ڈال دیا کہ اس کے لیے صدقہ کروں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈرائیور کے اس ثواب کو کئی گنا بڑھا دے گا اور وہ ایسے وقت میں اس کے کام آئے گا جب وہ اس کا بہت محتاج ہوگا۔ اس کو معلوم بھی نہیں ہوگا کہ اس کے لیے کسی نے یہ صدقہ کیا ہے۔ اس لیے میں اب اپنی والدہ کے پاس جاؤں گی۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اسی طرح جذبۂ خیر سے نوازے جیسا کہ ڈرائیور کو نواز رکھا تھا اور اس نے ایک مسلمان خاتون کے ساتھ بروقت نماز کی ادایگی میں تعاون کیا اور اس پر نہ مزدوری لی اور نہ احسان کا طلب گار ہوا۔ امید ہے کہ میں اپنی والدہ کو دیکھنے کے لیے جو خرچ کروں گی وہ ایسا ہی خرچ ہوگا جیسا آپ نے اس ڈرائیور کے لیے کیا ہے۔ چنانچہ اس سے میرے اور میری اولاد کے رزق میں اضافہ ہوگا۔ اس خاتون نے میرا شکریہ ادا کیا اور بہت زور دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے لیے ایک پیغام کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ کی شان دیکھیں کہ اللہ کی طرف سے اس چھپے اشارے کو وہ معزز خاتون سمجھ گئیں۔ یہ سب کچھ اللہ رازق و وہاب کی طرف سے ایک نعمت نہیں تو اور کیا ہے، اور یہ بھی رزق کی ایک شکل ہے۔

جب میرے ساتھ گاڑی میں سوار اس خاتون نے اپنا واقعہ سنایا تو اسی لمحے میرے ذہن میں وہ تمام نعمتیں اور وہ ساری چیزیں آ گئیں جن کی ہم گنتی بھی نہیں کر سکتے، بلکہ جن کی حدود بھی معلوم نہیں کر سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل و احسان ہے۔ میں نے اس خاتون کے ساتھ احسان کرنا چاہا تو میرے رب نے مجھ پر یہ کرم کیا کہ ایسے افکار و خیالات سے نوازا اور مجھ پر اس رزق کی فراوانی کی جو دُور دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ رزق خالق کی پہچان کا ذریعہ ہے۔ یہ ہمیں اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ ہم یہ جانیں کہ پروردگار اپنے بندوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ میں نے خوشی سے سرشار ہو کر اس خاتون سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ بھی احسان فرمایا ہے کہ آپ نے ان واقعات کو آپس میں اس طرح جوڑ دیا ہے کہ ان کی ایک اچھی تصویر بن گئی ہے۔ اللہ نے آپ کو فطرتِ سلیمہ سے نوازا ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ: یہ سب اللہ ہی کا فضل ہے۔ آئیں تھوڑا سا اللہ کی نعمتوں کو بیان کریں، تاکہ اس کا شکر ادا ہو سکے۔ اس طرح کے چند واقعات پر نظر ڈالیے:

● **قرض حسنہ**: میرے پاس کچھ سرمایہ تھا۔ مجھے یہ پسند نہ تھا کہ میں اس کو کسی سودی بنک میں جمع کروادوں۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اسلامی بنک میں جمع کروا دیا۔ کچھ عرصے بعد

مَیں اپنا اکاؤنٹ چیک کرنے گئی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس سرمایے میں حیران کن حد تک اضافہ ہوا ہے۔ میں نے اپنے دل میں اللہ کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے دل ہی دل میں کہا: اے نفس! یہ ایک معمولی منافع ہے، جب کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ نفع حاصل کروں۔ کیسا رہے گا اگر میں اس نفع کو اللہ کے پاس بطورِ قرضِ حسنہ رکھ دوں۔ لیکن یہ میرے لیے کہاں اور کیسے ممکن ہوگا؟ مجھے یاد آیا کہ ایک یورپی ملک میں کچھ مسلمان اپنے بچوں کے لیے ایک اسلامی مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہیں اور انھوں نے مسلمانوں سے قرض حسنہ کا مطالبہ کیا ہے تا کہ وہ سود کی ہلاکت میں نہ پڑیں۔ اس پر ایک لمحہ ضائع کیے بغیر میں نے اپنا سارا سرمایہ بنک سے نکلوا لیا۔ پھر میں نے مذکورہ منصوبے پر کام کرنے والے لوگوں سے رابطہ کیا اور اپنا سرمایہ ان کے سپرد کر دیا۔

میں یہی سوچ رہی تھی کہ یہ سرمایہ میں نے محض اللہ کی رضا کے لیے بطورِ قرض ان کو دے دیا ہے۔ اس سے میرا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ اس میں مزید اضافہ ہو جائے، یا میرا سرمایہ ضائع ہو جائے۔ مجھے اللہ کی مہربانی سے پورا یقین تھا کہ وہ میرے اس قرض کو قبول فرمائے گا۔ میرے ذہن میں یہ بالکل نہیں تھا کہ میرا یہ مال ضائع ہو جائے گا۔ یہ کیسے ضائع ہو سکتا تھا، جب کہ میں نے اس کو اللہ کے ہاتھ قرض دیا تھا۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً (البقرہ ۲:۲۴۵) ”کون ہے جو اللہ کو قرض دینا چاہے اور اللہ اس کو کئی گنا بڑھا دے“۔

اللہ کی شان دیکھیں کہ مقررہ عرصے کے بعد انھوں نے مجھے میرا پورا سرمایہ واپس لوٹا دیا۔ حیرت کی بات یہ ہوئی کہ انھوں نے مجھ سے قرض ڈالر کی صورت میں لیا تھا اور ڈالر کی صورت میں ہی لوٹا دیا جس کی قیمت اس عرصے میں کئی گنا بڑھ چکی تھی۔ پھر اللہ نے مجھے ایک اچھے علاقے میں ایک پلاٹ سے نوازا۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی، نہ میں نے کبھی اس کی خواہش کی تھی، کیوں کہ مجھے معلوم تھا کہ اس کے لیے جس بڑے سرمایے کی ضرورت ہے وہ میرے بس کی بات نہیں۔ اللہ کو قرضِ حسنہ دینے کے بعد جب اس نے مجھے قرض لوٹایا تو میں وہ پلاٹ خریدنے کے قابل ہوگئی۔

● **عاجزانہ سجدہ**: اس خاتون کے یہ ایمان افروز واقعات سن کر میں خیالات کی دنیا میں گم ہوگئی۔ اے اللہ! تو اس شخص کو کبھی مایوس نہیں کرتا جو تجھ پر بھروسا کرے اور تیرے بارے میں اچھا گمان رکھے۔ اب میں گاڑی میں موجودگی اور زمان و مکان کے دائرے سے نکل کر صرف اپنے

پروردگار کے وجود کو محسوس کر رہی تھی۔ میرے جسم کا ہر ذرہ اس کی عظمت کے سامنے سربسجود تھا۔ تعجب یہ ہے کہ میں اپنی جگہ جم کر بیٹھی ہوئی تھی لیکن عاجزانہ سجدے میں بھی گری ہوئی تھی۔

جب اس خاتون نے بات ختم کی اور میں نے اردگرد پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ ہم نے ابھی زیادہ سفر طے نہیں کیا اور ابھی ہمارے سامنے بہت راستہ باقی ہے۔ میں چاہ رہی تھی کہ اس سے کچھ مزید سنوں تاکہ دل خوش ہوئے اور اپنے پروردگار کا قرب نصیب ہو۔ اس طرح کے سچے واقعات میں اللہ کی قدرت نمایاں ہوکر سامنے آجاتی ہے۔ اس طرح کے مواقع پر یہ بات پورے یقین کے ساتھ ثابت ہوتی ہے کہ اللہ کا حکم ہر چیز پر چلتا ہے اور کوئی اس میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔

میں خیالات کی دنیا سے سے اس وقت واپس لوٹی جب اس نے کہا: اللہ کی قسم، میری بہن! اگر میں آپ کو اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ بیان کروں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ ہماری یہ ملاقات ایک اتفاقی واقعہ ہے۔ ایک ایسی کائنات میں، جس کا کوئی خالق ہو، یہ بات درست نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ کچھ مزید تفصیل آپ کے سامنے رکھوں۔ اس نے لوگوں کی طرف دیکھا جو راستے میں اِدھر اُدھر جارہے تھے اور کہنے لگی: سبحان اللہ! ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص کا ایک قصہ ہے جو بزبانِ حال کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تو یکتا ہے۔

● **حج کے بجاے صدقہ:** پیاری بہن! کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک سال میں نے حج کا ارادہ کیا، حالانکہ اس سے ایک سال پہلے میں حج کر چکی تھی۔ میں قاہرہ سے نشر ہونے والی قرآنی نشریات سن رہی تھی۔ اس دوران ایک عالم نے بتایا کہ جس نے ایک مرتبہ حج کیا ہو اور اس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ کسی محتاج کی مدد کرے، کسی بیمار کا علاج کروائے، کسی نوجوان کی شادی میں اس کی مدد کرے، کسی مقروض کا قرض اُتارنے میں تعاون کرے تاکہ وہ قرض کی مصیبت سے چھٹکارا پاکر اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس وقت میں نے یہ بات سنی تو میں نے سوچا کہ یہ تو عجیب معاملہ ہے۔ کیا حج کے ثواب کے برابر کوئی اور ثواب ہوسکتا ہے؟ اس عالم کی باتیں میرے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ پھر میں نے نماز میں اپنے رب سے سرگوشی کی: اے میرے پروردگار! اگر اس سے تیری رضا حاصل ہوتی ہے تو اس کام کو میرے لیے آسان فرما، کیوں کہ میں تو ایک اجنبی ملک میں ہوں، مجھے نہیں معلوم کہ محتاج کون ہے۔

حج پر جانے سے پہلے میرے میاں کی بہن ہمیں ملنے آئیں۔ میرے شوہر مصر کے رہنے والے ہیں۔ ان کی بہن نے ایک بات بتائی جو مجھے بہت عجیب لگی۔ ان کے گھر کے چوکیدار کی بیٹی انتہائی خوب صورت ہے۔ جب سے اس کے والد کا انتقال ہوا ہے، بہت سے نوجوان اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے اس کے گھر کے باہر کھڑے رہتے ہیں۔ میں نے کہا: کیا اس کا کوئی بھائی نہیں جو اس کی حفاظت کر سکے؟ اس نے بتایا کہ وہ اپنے ماں باپ کی بڑی بیٹی ہے۔ میں نے کہا: تو اس کی ماں کسی سے اس کی شادی کیوں نہیں کرتی۔ اس طرح بچی کی عزت بھی محفوظ ہو جائے گی اور ان کو ایک محافظ بھی مل جائے گا۔ وہ کہنے لگی: شادی کیسے کریں؟ وہ بے چارے اتنے غریب ہیں کہ بمشکل دو وقت کا کھانا میسر آتا ہے۔

میں نے بلا تامل کہہ دیا کہ اس کی شادی کے سارے اخراجات میں برداشت کروں گی۔ میں اسی وقت اٹھی اور ہم نے حج کے سفر کے لیے جو پیسے رکھے تھے وہ سب اس کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ یہ گویا میرے رب کی طرف سے میری سرگوشی کا جواب تھا، فوری جواب۔ اس پروردگار کی طرف سے جو انتہائی مہربان ہے، جو سنتا اور دیکھتا ہے، جو کرم فرماتا اور آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس بچی کی شادی ہوگئی۔ اس کی ماں کے گھر میں کوئی بستر تک نہیں تھا۔ اب ان کے پاس اتنا کچھ ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان سر اُٹھا کر زندگی گزار سکتے ہیں۔

میں نے محسوس کیا کہ اس خاتون کے احساسات کتنے اچھے ہیں، اسے اپنے پروردگار پر کس قدر توکل ہے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ اس کی زندگی کا ایک عرصہ اس حالت میں گزرا کہ اس کا اپنے رب سے کوئی تعلق نہیں تھا، یہاں تک کہ وہ نماز بھی نہ پڑھتی تھی۔ لیکن جب اس نے اپنے رب کو پہچان لیا تو ایسے پہچانا کہ اسے سعادت اور سرور نصیب ہوا، اور اللہ نے اس پر ایسا احسان کیا کہ اس کے لیے راستے کی ساری منزلیں آسان ہوئیں اور اسے ایمان ویقین کی دولت میسر آئی۔

حقیقت یہ ہے کہ ہدایت اور سیدھا راستہ اللہ کا عظیم احسان ہے جو اسی کو نصیب ہوتا ہے جسے اللہ دینا چاہے۔ ہم اللہ سے یہی سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ مجھے اس خاتون کی باتوں سے بہت خوشی ہوئی۔ میں چاہتی تھی کہ کاش! راستہ کچھ اور لمبا ہوتا اور میں مزید اس طرح کی ایمان افروز باتیں سنتی جو نادر ہوتی جارہی ہیں۔ (ماخوذ: المجتمع، شمارہ ۱۹۹۲، ۹ مارچ ۲۰۱۲ء)